

## 256212- کیا عید کا خطبہ سننا واجب ہے؟

### سوال

عید کے خطبے میں کوئی حاضر نہ ہو تو کیا اسے گناہ ہوگا؟ اگر ہوگا تو اس کے کیا دلائل ہیں؟

### جواب کا خلاصہ

عید کے خطبے میں حاضر ہو کر توجہ سے سننا واجب نہیں ہے، تاہم مستحب اور افضل ہے۔

### پسندیدہ جواب

عید کا خطبہ مستحب ہے، اس لیے خطبے میں حاضر ہونا اور اسے غور سے سننا واجب نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز پڑھ کر جانا چاہے اور خطبہ کے لیے نہ بیٹھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی دلیل سنن ابو داود: (1155) میں سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ کہتے ہیں کہ : میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید گاہ میں تھا، توجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اہم خطبہ دین گے، چنانچہ اگر کوئی خطبہ سننے کے لیے بیٹھا چاہے تو وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے تو چلا جائے)۔ اس حدیث کے موصول اور مرسل ہونے میں اختلاف ہے، چنانچہ امام احمد، ابن معین، ابو داود، اور ابو زرعہ رازی رحمہم اللہ جیسے جلیل التقدیر ائمہ کرام نے اسے مرسل قرار دیا ہے۔  
دیکھیں : "السنن المصنف المعلل" (275/11)

لیکن متعدد علمائے کرام اس معلوم روایت کے مفہوم پر عمل پیرا ہیں۔

جیسے کہ علامہ صنعاۃ رحمہم اللہ سبل السلام : (184/3) میں کہتے ہیں :  
"عیدین کے خطبہ کے عدم و جب پر اجماع نقل کیا گیا ہے۔" ختم شد

اسی طرح علامہ شوکانی رحمہم اللہ "نیل الاوطار" (3/376) میں کہتے ہیں :

"نماز عید کی فرضیت کے قائلین اور دیگر اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ عید کی نماز کے خطبہ میں شمولیت واجب نہیں ہے، میں کسی ایسے اہل علم کو نہیں جانتا جو عید کے خطبے میں شمولیت کو واجب کہتا ہو۔" ختم شد

چنانچہ عید کے خطبے میں شمولیت تمام علمائے کرام کے ہاں متفقہ طور پر واجب نہیں، اس حکم کے ثبوت کے لیے ذیل میں چاروں فقہی مذاہب کے علمائے کرام کے اقوال ذکر کرتے ہیں :

حنفی فقیہ علامہ طحا وہی "بیان مشکل الاتمار" (9/359) میں سابقہ روایت ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نمازا پسے ساتھ ادا کرنے والے نمازوں کو چھوٹ دی کہ نماز کے بعد خطبے میں شامل ہوئے بغیر جاسکتے ہیں، اور اس

سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عید کا خطبہ؛ جمع کے خطبہ جیسا نہیں ہوتا کہ اس میں بھی جمع کے خطبہ کی طرح پیٹھنا، غور سے سنا، اور خطبہ مکمل ہونے سے لغو امور سے بچتے رہنا لازم نہیں ہے؛ چنانچہ جمع کے خطبہ میں اس کا اہتمام کرنا ضروری ہے، جبکہ عید کے خطبہ میں اس کی پھوٹ ہے۔ "ختم شد"

اسی طرح مالکی فقیہ طاہر رحمہ اللہ "مواہب الجلیل" (2/232) میں کہتے ہیں :

"[عید سے کے] دونوں خطبوں کو سنا مسح ہے۔" "ختم شد"

اسی طرح "حاشیۃ العدوی" (3/206) میں ہے کہ :

"خطبہ کا حکم : عید کا خطبہ مسح ہے، یہ حکم "التحفیظ" میں ذکر ہوا ہے۔" "ختم شد"

ایسے ہی "المدخل" (2/284) میں ابن الحاج کہتے ہیں :

"مسنون یہ ہے کہ نمازِ عید کے بعد امام کے خطبہ عید سے فراغت سے پہلے عید گاہ سے نہ جائے۔" "ختم شد"

شافعی فقیہ علامہ نووی رحمہ اللہ "اب الجموع" (5/29) میں کہتے ہیں :

"لوگوں کے لیے خطبہ سنا مسح ہے، چنانچہ خطبہ دینا اور خطبہ سنا نماز عید کے صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کستے ہیں : اگر کوئی شخص عید کا خطبہ، نماز کسوف کا خطبہ، یا استغفار کا خطبہ، یا حج کا خطبہ نہ سنے، یادوران خطبہ بتائیں کرے، یا اٹھ کر چلا جائے تو میں اسے اچھا نہیں سمجھتا لیکن اس پر کوئی اعادہ نہیں ہو گا۔" "ختم شد"

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (3/279) میں کہتے ہیں :

"دونوں خطبے مسنوں ہیں، ان میں حاضر ہونا اور غور سے سنا واجب نہیں ہے۔۔۔؛ پھر اس خطبے کو نماز سے موخر۔ والہ اعلم۔ اس لیے کیا گیا ہے کہ جب یہ خطبہ ہے ہی غیر واجب تو اسے ایسے وقت میں رکھا گیا کہ اگر کوئی اسے چھوڑنا بھی چاہے تو چھوڑ دے، لیکن خطبہ جمع میں ایسا نہیں ہے۔" "ختم شد"

علامہ مرداوی حنبلی رحمہ اللہ "الإنصاف" (5/357) میں کہتے ہیں :

"دونوں خطبے سنت ہیں، بلاشبہ یہی فتنی مذہب ہے، اور یہی موقف اکثر حنبلی فقہاء کرام کا ہے۔" "ختم شد"

دائی فتویٰ کیسٹی کے فتاویٰ میں ہے :

"عید کے دونوں خطبے مسنوں ہیں اور یہ عید کی نماز کے بعد ہوتے ہیں۔" "ختم شد"

مانخواز : "فتاویٰ اسلامیہ" (425/1)

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"جمع کے خطبہ میں حاضر ہونا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتُوكُمْ أَذْنُونَا ذُنُوبَكُمْ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنْ تَوَلَّ إِلَيْنَا فَأُنْهَا إِلَيْنَا ذُنُوبُكُمْ وَذُنُوبُ الْمُجْرِمِينَ). ترجمہ : اسے ایمان والواجب نماز کے لیے جمع کے دن اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ [اجماع : 9] جبکہ عید کے دونوں خطبوں میں شامل ہونا واجب نہیں ہے، اس لیے انسان نماز کے فوری بعد وہاں سے جاستا ہے تاہم افضل یہ ہے کہ نہ جائے۔" "ختم شد"

"الشرح المستخرج علی زادہ المستقنع" (5/146)

واللہ اعلم